نبیلہ عزیز

رقصِ بسمل

ماورا مرتضٰی' عافیہ بیگم کی اکلوتی بیٹی ہے۔ فارہ کے ساتھ یونیورسٹی میں پڑھتی ہے۔ عافیہ بیگم اس کا اپنی سہیلیوں سے زیادہ ملنا جلنا پسند نہیں کرتیں۔ اس کے علاوہ بھی اس پر بہت ساری پابندیاں لگاتی ہیں جبکہ ماورا خود اعتماد اور اچھی لڑکی ہے۔ عافیہ بیگم اکثر اس سے ناراض رہتی ہیں۔ البتہ بی گل اس کی حمایتی ہیں۔

فارہ اپنی ثمینہ خالہ کے بیٹے آفاق یزدانی سے منسوب ہے۔ دو سال پہلے یہ نسبت آفاق کی پسند سے ٹھہرائی گئی تھی مگر اب وہ فارہ سے قطعی لاتعلق ہے۔

منزہ' ثمینہ اور نیرہ کے بھائی رضا حیدر کے دو بچے ہیں۔ تیمور حیدر اور عزت حیدر۔ تیمور حیدر بزنس مین ہے اور بے حد شان دار پرسنالٹی کا مالک ہے۔ ولید رحمٰن اس کا بیسٹ فرینڈ ہے۔ اس سے حیثیت میں کم ہے مگر دونوں کے درمیان اسٹیٹس حائل نہیں ہے۔ نیرہ کے بیٹے سے فارہ کی بہن حمنہ بیاہی ہوئی ہے۔

عزت اپنی آنکھوں سے یونیورسٹی میں بم دھماکا ہوتے دیکھ کر اپنے حواس کھو دیتی ہے۔ ولید اسے دیکھ کر اس کی جانب لپکتا ہے اور اسے سنبھال کر تیمور کو فون کرتا ہے۔ تیمور اسے اسپتال لے جاتا ہے۔ عزت کے ساتھ یہ حادثاتی ملاقات ولید اور عزت کو ایک خوشگوار حصار میں باندھ دیتی ہے۔ تاہم عزت کھل کر اس کا اظہار کر دیتی ہے۔ ولید ٹال مٹول سے کام لے رہا تھا۔

آفاق فون کر کے فارہ سے شادی کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ فارہ روتی ہے۔ اشتیاق یزدانی' آفاق سے حد درجے خفا ہو کر اس سے بات چیت بند کر دیتے ہیں۔ آفاق مجبور ہو کر شادی پر راضی ہو جاتا ہے۔ فارہ دل سے خوش نہیں ہو پاتی۔ رضا حیدر' تیمور کو فارہ کی شادی کے سلسلے میں فیصل آباد بھیجتے ہیں۔ فارہ اپنی تاریخ میں ماورا کو بعد اصرار مدعو کرتی ہے۔

چھبیسویں قسط





تیمور قدم بہ قدم چلتا ہوا عین اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔
اور عزت کا سر مزید جھک گیا تھا۔ وہ حقیقتاً "خود کو اس سے نظریں ملانے کے بھی قابل نہیں پا رہی تھی۔۔۔ اور تیمور اس کی کیفیت کو بنا کہے ہی بخوبی محسوس کر سکتا تھا۔
"ٹائم بہت ہو چکا ہے۔۔۔ جاؤ سو جاؤ۔" اس نے بے حد آہستگی اور تحمل سے کہتے ہوئے قدم واپسی کے لیے موڑ لیے تھے۔
اور عزت اس کی اس قدر لاتعلقی اور اس لاتعلقی میں چھپی ناراضی دیکھ کر تڑپ ہی تو گئی تھی۔
"بھائی۔۔۔!" اس نے بے ساختہ پکارا۔۔۔ تیمور کے آگے بڑھتے قدم ٹھٹک کر رک گئے۔۔۔ وہ مرے مرے قدم اٹھاتی اس کے سامنے آ گئی۔
"آئم سوری بھائی۔۔۔ آئم رئیلی سوری۔" عزت کا لہجہ بے حد دھیما اور شرمندہ سا تھا۔
"میں نے کچھ کہا تم سے؟" تیمور کی لاتعلقی برقرار تھی۔
"لیکن۔۔۔ مجھے تو پتا ہے نا کہ میں نے غلطی کی ہے۔" عزت کا چہرہ جھکا ہوا تھا۔
"اگر تمہیں پتا ہے تو پھر آئندہ احتیاط کرنا۔ کچھ دیر پہلے بابا آئے تھے۔۔۔ تمہیں چیک کرنے کے لیے۔۔۔ میں نے ان کو دروازے میں ہی روک دیا کہ تم سو رہی ہو۔۔۔ اس لیے بہتر ہے کہ اب تم جا کر سچ مچ سو جاؤ۔۔۔ ایک دو گھنٹے کی نیند بھی کافی ہو گی۔" تیمور کے انکشاف پہ عزت کے پیروں تلے سے زمین کھسک گئی تھی۔
"واٹ۔۔۔؟ بابا آئے تھے؟ اس وقت؟" اس کا دماغ ماؤف ہونے لگا تھا۔
"ہاں بابا۔۔۔ اس وقت۔" تیمور نے اسی کے الفاظ دہرائے تھے۔
اور تیمور کے جواب پہ عزت کی شرمندگی اور ندامت اور بھی کئی گنا بڑھ گئی۔
"بھائی! وہ۔۔۔ وہ ولید غصے میں تھا۔۔۔ ناراض تھا کہ میں نے اسے جانے کا نہیں بتایا۔۔۔ میں نے اس سے سوری بھی کیا مگر اس کی ضد تھی کہ میرے ساتھ کہیں چائے پینے۔۔۔"
"عزت۔۔۔! جاؤ سو جاؤ۔" تیمور نے اس کی بات کاٹ دی۔
"لیکن بھائی میں نے انکار کیا تھا کہ میں اس وقت نہیں آ سکتی۔ مگر اس نے۔۔۔"
عزت بچوں کی طرح سر جھکائے منمناتی ہوئی اپنی صفائی پیش کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔
"دیکھو عزت۔۔۔! میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔۔۔ مجھے تم پہ یقین ہے۔ لیکن اس پہ تم سے بھی زیادہ یقین ہے۔۔۔ بھروسہ ہے، اعتماد ہے۔۔۔ مجھے یہ غصہ نہیں ہے کہ تم اس کے ساتھ کیوں گئی۔۔۔ بلکہ مجھے یہ غصہ ہے کہ تم نے جانے سے پہلے مجھے بھی نہیں بتایا۔۔۔ کم از کم میں بابا کو ہینڈل کرنے کے لیے تو ذہنی طور پہ تیار ہوتا نا۔۔۔؟ اگر خدانخواستہ وہ ڈائریکٹ تمہارے بیڈ روم میں آ جاتے تو اس وقت سچویشن بالکل ڈفرنٹ ہوتی۔۔۔ پورے گھر میں اک ہنگامہ کھڑا ہو چکا ہوتا۔۔۔ اک قیامت منہ کھول چکی ہوتی۔۔۔ لیکن شکر ہے اللہ کا کہ میں اتفاقاً "ادھر چلا آیا۔۔۔ ورنہ مجھے بھی خبر نہ ہوتی۔۔۔" تیمور نے اسے صورت حال کی سنگینی سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔
"آئم سوری بھائی۔۔۔! میں نے آپ کو بتانے کا سوچا۔۔۔ مگر پھر خیال آیا کہ آپ سو رہے ہوں گے، اس لیے بتائے بغیر چلی گئی۔۔۔ آئی سوری بھائی۔" عزت کہتے کہتے چپ ہو گئی تھی کہ کیسے صفائی پیش کرے۔۔۔؟ اور کیسے اپنی ندامت دور کرے؟
"عزت! تم دونوں شاید معاملے کی سنگینی کو نہیں جانتے۔۔۔ بابا غصے اور ضد کی انتہا پر ہیں۔۔۔ اور ضد اور غصے کی انتہا پہ کھڑا انسان کچھ بھی کر گزرتا ہے۔۔۔ اس لیے کہتا ہوں کہ اس چیز سے بچ کے رہنا ہو گا۔۔۔ کیونکہ اس سے ہمیں نقصان ہو یا نہ ہو۔۔۔ مگر ولید کو نقصان ضرور ہو گا۔۔۔ اس لیے تم دونوں کو فی الحال سنبھل کر چلنا ہو گا۔۔۔ وہاں

بھی جاؤ تو کانٹیکٹ میں ذرا احتیاط رکھنا۔۔۔ کیونکہ بابا آل ٹائم تمہارے ساتھ ہوں گے۔ یہ نہ ہو کہ تم ٹریس ہو جاؤ۔۔"
تیمور نے اسے ممکنہ خطرات سے آگاہ کرنے کی کوشش کی۔ "ٹھیک ہے جیسا آپ کہہ رہے ہیں ویسا ہی ہو گا۔" اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"او کے 'جاؤ اب۔۔۔ اور آئندہ کوئی بھی حرکت کرنے سے پہلے مجھے بتا دینا۔۔۔ میں سب سنبھال لوں گا۔" تیمور کہہ کر اس کا سر تھپکتے ہوئے پلٹ گیا۔
"بھائی۔۔۔!" عزت نے یکدم اس کا ہاتھ پکڑ کر روک لیا تھا۔
"ہوں۔۔۔؟" تیمور نے پھر گردن موڑ کر اسے دیکھا۔
"بھائی آپ۔۔۔ آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔ بہت اچھے۔ ایسا بھائی پوری دنیا میں نہیں ہو گا۔۔۔ میں خوش قسمت ہوں کہ آپ میرے بھائی ہیں۔۔۔ اور میں آپ کی بہن ہوں۔"
عزت نے اپنے ہاتھ میں پکڑا تیمور کا ہاتھ بے ساختہ بڑی محبت اور عقیدت سے چوم لیا اور تیمور اس کے اتنے معصوم انداز پہ مسکرا دیا۔
"بہنیں اور بیٹیاں اللہ کی طرف سے ایک بہت ہی خوب صورت اور نازک سا تحفہ ہوتی ہیں۔۔۔ انہیں پیار سے اور احتیاط سے سنبھال کر رکھنا چاہیے۔" تیمور نے اسے کندھے سے لگا کر اس کا سر تھپکا۔

☼ ☼ ☼

ماورا بے حد گہری نیند سو رہی تھی کہ اس کے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پہ رکھا موبائل فون بج اٹھا۔ اس نے کسمسا کر ٹائم دیکھا۔ ساڑھے آٹھ بجے کا وقت تھا۔
"اوہ۔۔۔ میں ابھی تک سو رہی ہوں۔۔۔ اتنا ٹائم ہو چکا ہے۔۔۔؟" وہ زیر لب بڑبڑاتی ہوئی یکدم سیدھی ہوئی اور ہاتھ بڑھا کر جلدی سے موبائل اٹھا لیا۔ جواب دوبارہ بج رہا تھا۔
"ہیلو۔۔۔؟" اب کی بار عجلت میں اس نے نمبر بھی نہیں دیکھا تھا۔
"گڈ مارننگ۔۔۔!" دوسری طرف تیمور حیدر کی انتہائی فریش سی آواز اس کے اچھے موڈ کا پتا دے رہی تھی۔
"گڈ مارننگ۔۔۔!" ماورا آہستگی سے کہتی اپنے بال پیچھے ہٹاتی ہوئی سیدھی ہو بیٹھی تھی۔
"لگتا ہے تیمور حیدر کی ہونے والی دلہن ابھی تک اپنی خواب گاہ میں محو خواب تھیں۔۔۔؟" تیمور اس وقت فل موڈ میں تھا۔
"جی! سو رہی تھی۔ آج ٹائم کا پتا ہی نہیں چلا۔" ماورا نے اثبات میں جواب دیا۔
"اوہ! میں نے جگا دیا۔ کوئی خواب تو نہیں ٹوٹا۔۔۔؟" تیمور کے انداز میں معنی خیزی تھی اور ماورا نے اس معنی خیزی کو کافی گہرائی سے محسوس کیا تھا۔
"میں خواب نہیں دیکھتی۔۔۔" ماورا نے دوٹوک لہجے میں جواب دیا۔
"اچھا۔۔۔ مگر میں آج کل بہت خواب دیکھ رہا ہوں۔۔۔ دن میں بھی' رات میں بھی' سوتے میں بھی جاگتے میں بھی' سہانے خواب۔ قریب آنے کے خواب۔۔۔" تیمور نے بڑے سرشار سے انداز سے کہا۔
"قریب آنے والے خوابوں کی تعبیر بھی پوچھ لیتے کسی سے؟" ماورا نے جیسے اک لمبی سانس کھینچی تھی۔
"میرے سارے خوابوں کی تعبیریں تمہارے پاس ہیں۔۔۔ تم بتاؤ کون سا خواب اچھا ہے؟ اور کون سا خواب برا ہے؟"
"مگر مجھے کیا معلوم کہ آپ کیسے خواب دیکھ رہے ہیں۔" ماورا نے لاپروائی سے کہتے ہوئے بھنویں اچکائیں۔

یوں جیسے وہ اس کے سامنے کھڑا اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہا ہو۔
"میں خواب چاہے جیسے بھی دیکھ رہا ہوں... لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہر خواب میں صرف تمہیں دیکھ رہا ہوں۔"
تیمور کی بے قراری آج پہلی بار اس کے منہ سے لفظوں کی صورت باہر نکل رہی تھی... ورنہ وہ بہت ہی صبر اور ضبط سے رہنے والا آدمی تھا۔
"لوگ دولت کے خواب دیکھتے ہیں۔" ماورا نے بات کا رخ بدلنا چاہا۔
"میں محبت کے خواب دیکھ رہا ہوں۔" وہ پُرسکون تھا۔
"خواب صرف خواب ہی ہوتے ہیں' چاہے دولت کے ہوں... چاہے محبت کے اور تعبیریں ہمیشہ الٹ ہوتی ہیں' کیونکہ خواب کا متضاد ہی حقیقت ہے... خواب کچھ اور ہوتا ہے۔ حقیقت کچھ اور ہوتی ہے..." ماورا کے لفظوں میں گہرائی تھی مگر تیمور آج کل ان گہرائیوں کو سمجھنے کے لیے ہرگز تیار نہیں تھا... وہ بس اپنے دل کی سن رہا تھا۔
"خواب میرے جیسا ہوتا ہے... خوش فہم... اور حقیقت تم جیسی ہوتی ہے تلخ۔"
تیمور نے مسکراتے ہوئے اسے چھیڑنے کی کوشش کی۔ ایسی کوشش جو واقعی سچ تھی... ایک اٹل حقیقت... اور ماورا نے اس حقیقت سے بھرپور اتفاق کیا تھا۔
"آپ کی یہ بات تو ہنڈرڈ پرسینٹ درست ہے۔"
"کیا میں ہنڈرڈ پرسنٹ درست نہیں ہوں؟" تیمور کا سوالیہ جواب ماورا کو ایک بار پھر چپ ہونے پہ مجبور کر گیا تھا۔
"ہیلو... چپ کیوں ہو گئی ہو؟" تیمور آج اسے آپ کے بجائے تم کہہ رہا تھا اور ماورا کو اس کے منہ سے اتنے استحقاق سے برآمد ہوتا "تم" کا لفظ بہت ہی عجیب لگ رہا تھا۔
"آپ بتائیں' صبح صبح فون کیوں کیا؟" اس نے پھر بات بدلنے کی سعی کی...
"بتایا تو ہے کہ میں آج کل خواب بہت دیکھ رہا ہوں... اور خواب سونے نہیں دیتے آج ساری رات تمہیں دلہن کے روپ میں دیکھتا رہا... اس لیے سوچا کہ..."
"پلیز تیمور! آپ اپنے خواب..." ماورا نے یکدم اس کی بات کاٹ دی تھی...
"اُفوہ' پہلے پوری بات تو سن لو۔" تیمور نے بھی اس کی بات مکمل نہیں ہونے دی تھی۔
"دلہن کے روپ میں بھی تم ایسی ہی خشک اور بور باتیں کر رہی تھیں۔" تیمور نے بڑے مزے سے کہتے ہوئے ماورا کو شرمندہ کر ڈالا۔
"میں ناشتا کرنے کے لیے اٹھ رہی ہوں' اس لیے فون بند کرتی ہوں۔" اس نے سلسلہ ہی منقطع کرنا چاہا۔
"اچھا... پھر مارکیٹ کب چلنا ہے؟"
"مارکیٹ...؟" ماورا کال بند کرتے کرتے رک گئی۔
"ہاں...! برائیڈل ڈریس پسند کرنے کے لیے... میں نے چند ڈریسز آرڈر کیے تھے' وہ کل شام آچکے ہیں... مجھے کال آئی تھی... اس لیے میں نے سوچا کہ تمہیں بتادوں... تھوڑی دیر تک تمہیں پک کرلوں گا... تم تیار ہو جاؤ تب تک۔" بالآخر وہ اصل مقصد کی طرف آ ہی گیا تھا۔
"برائیڈل ڈریس... مگر اس کی کیا ضرورت ہے؟ سادگی سے نکاح ہی تو ہوگا صرف...؟" ماورا کو برائیڈل ڈریس کا سن کر عجیب سا لگا تھا۔
"تمہیں ضرورت نہیں ہے... مگر مجھے تو ہے نا؟ میں اپنی بیوی کو فل سولہ سنگھار میں' دلہن بنے دیکھنا چاہتا

ہوں... کیونکہ چاہے شادی ہو چاہے نکاح' زندگی میں ایک ہی بار ہوتا ہے... بار بار موقع نہیں ملتا... اس لیے موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے... میں یہ موقع مس نہیں کر سکتا۔ رات کو بیوٹیشن آئے گی فارہ کے ساتھ ہم نے جو سروسز لینی ہے وہ گھر پہ ہی لے لینا... نہیں تو پارلر بھی جا سکتی ہو۔"

تیمور نے اسے مزید آگاہ کیا اور ماورا مزید حیرت زدہ سی ہو گئی تھی کہ وہ اس حوالے سے کتنا پُرجوش اور باخبر نظر آ رہا تھا۔

"اوکے! فون رکھتا ہوں... تھوڑی دیر بعد تمہیں پک کرلوں گا' بائے۔" اس نے فون بند کر دیا تھا اور ماورا کتنی ہی دیر اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکی۔

☼ ☼ ☼

"السلام علیکم آنٹی...!" عافیہ بیگم نے دروازہ کھولا تو سامنے تیمور حیدر کھڑا تھا۔

"والسلام... اندر آجاؤ۔" وہ نارمل سے لہجے میں کہتیں' سامنے سے ہٹ گئیں۔

"سوری آنٹی... میں بس ماورا کو لینے کے لیے آیا ہوں۔ دیر ہو رہی ہے' مجھے کچھ اور کام بھی ہیں۔" تیمور کھڑے کھڑے کام ختم کرنا چاہتا تھا۔

"اچھا... میں بھیجتی ہوں اسے۔" عافیہ بیگم کہہ کر چلی گئی تھیں۔

اور تھوڑی دیر بعد ہی ماورا اپنا بیگ لیے باہر نکل آئی تھی۔

"ہائے ہیلو پر کوئی پابندی ہے آج کل؟" تیمور اس کی خاموشی پہ چوٹ کرتا اس کے ساتھ ہی سیڑھیوں کی طرف بڑھا تھا۔

"ہائے ہیلو اتنا ضروری بھی نہیں ہے۔" ماورا کے لہجے میں اب بھی کوئی لچک نہیں تھی۔ اور تیمور اس کی بات پہ مسکرا دیا تھا۔

"مجھے صرف یہ بتا دیں مس ماورا مرتضیٰ کہ زندگی میں ضروری کیا ہے؟" وہ اس کی بات سے محظوظ ہوتے ہوئے بولا۔

"محبت کرنی ہے... محبت کا اظہار ضروری نہیں... ساتھ کام کرنا ہے... ساتھ آنا جانا ضروری نہیں... شادی کرنی ہے... دلہن بننا ضروری نہیں... ملنا ہے... مگر ہائے ہیلو ضروری نہیں۔ کل کو تو تم یہ بھی کہو گی کہ شادی کرلی ہے مگر بچے..."

تیمور نے روانی میں کہتے کہتے یکدم اپنی زبان کو بریک لگایا کہ کہیں وہ پھر دک ہی نہ جائے۔

"سوری! یہ بات میں کل کمپلیٹ کروں گا۔ آج میرے پاس حق اور اختیار نہیں ہے۔"

تیمور نہایت شرافت سے معذرت کرتا' بلڈنگ سے نکلتے ہی گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا اور ماورا کے لیے اپنی گاڑی کا فرنٹ ڈور بڑے مودبانہ طریقے سے کھول کر اسے بیٹھنے کی آفر کی تھی اور وہ گاڑی کی طرف بڑھتی ہوئی ایک لمحے کے لیے اسے دیکھ کے رہ گئی۔

وہ کتنی محبت اور کتنی چاہت سے اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولے کھڑا تھا... بالکل ایسے جیسے دل کا دروازہ کھولے کھڑا تھا اور ماورا اس کھلے ہوئے دروازے کی سمت بڑھ رہی تھی۔

اور خود کو اس دروازے کی سمت بڑھتے دیکھ کر اس کے قدم چند انچ کے فاصلے پہ ہی تھم گئے تھے۔ یوں جیسے وہ اس کے دل کے دروازے کی سمت بڑھتے بڑھتے رک گئی ہو۔

"کیا بات ہے میڈم... رک کیوں گئیں؟ کیا کھلے دروازے میں داخل ہونا بھی ضروری نہیں؟" تیمور نے

بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں استفسار کیا تھا اور وہ پلٹ کے اسے کوئی جواب نہیں دے سکی تھی۔
"آیئے! یہ دروازہ آپ کے لیے ہی کھلا ہے اور آپ کے ہی انتظار میں ہے۔" اس نے دوبارہ اسے چھیڑنے کے لیے کہا تھا اور مجبوراً" ماورا سر جھکتی ہوئی آگے بڑھ کے فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گئی اور تیمور نے اس کے بیٹھنے کے بعد دروازہ بند کر دیا جیسے دل کا دروازہ بند کر دیا ہو..... اور جیسے ماورا کی واپسی کا بھی دروازہ بند ہو گیا ہو.....!
وہ سوچ کر رہ گئی۔
تیمور دوسری طرف سے آکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا اور اس نے گاڑی اسٹارٹ کر دی تھی۔

☆ ☆ ☆

تیمور نے دو لاکھ سے دس لاکھ کی رینج تک کے ڈریسز آرڈر کیے تھے اور وہ تمام ڈریسز ماورا کے سامنے بکھرے پڑے تھے 'بوتیک کی انچارج اور سیلز گرل اسے ہر ڈریس کے بارے میں بتا رہی تھیں جبکہ ماورا کو کسی بھی ڈریس کی کوالٹی 'ورائٹی یا پرائز سے کوئی غرض نہیں تھی 'بلکہ وہ تو تیمور حیدر کا شوق اور اشتیاق دیکھ رہی تھی جس کی آنکھوں میں محبت اور رنگین وچمک دار جذبے ہر سوٹ پہ سجے موتیوں کی طرح دمک رہے تھے۔ ستاروں کی مانند ٹمٹما رہے تھے..... چاند کی مانند مسرور کر رہے تھے اور سورج جیسی تپش دے رہے تھے۔
"یہ بلیک ڈریس بہت عمدہ ہے۔" تیمور نے بے اختیار اظہار کیا تو ماورا نے سیاہ سوٹ دیکھا..... اس پہ ریڈ اور گرین دھاگے کا کام تھا۔ کلرا تنے برائٹ تھے کہ پہلی نظر میں ہی بہت بھلے لگ رہے تھے..... ماورا نے پہلی بار لب کشائی کی.....
"یہ پیک کر دیں..." ماورا نے اتنے سارے ڈریسز میں سے صرف تیمور کی پسند کو ترجیح دی تھی۔ جس پہ حقیقتاً" تیمور کو بے انتہا خوشی محسوس ہوئی تھی۔
"میں چاہتا ہوں کہ تمہارا برائیڈل ڈریس ہم دونوں کی پسند کا ہو..... ہماری مشترکہ پسند۔"
تیمور کے لبوں پہ ایک اور خواہش کا وجود مچلا تھا اور ماورا نے بے اختیار پلکیں اٹھا کر اس کے چہرے کی سمت دیکھا تھا۔ اس کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔
"اور آپ کا ڈریس.....؟" ماورا نے وہ سوال پوچھا جس کی تیمور کو توقع ہی نہیں تھی۔
"وہ صرف تمہاری پسند کا....." تیمور نے فوراً" جواب پیش کیا۔
اور ماورا چپ ہو گئی 'پھر تیمور نے اس کی ایک ایک چیز اس کے ساتھ مل کر اپنی پسند سے خریدی تھی۔ جوتے..... پرس..... جیولری 'کاسمیٹکس ہر چیز میں اس نے بھرپور تعاون بھی کیا تھا اور دخل اندازی بھی..... ماورا اس کی اتنی خوشی دیکھ کر اندر سے مزید چپ ہوتی جا رہی تھی۔
"دونوں ہاتھوں اور کلائیوں پہ فل مہندی کا ڈیزائن ہونا چاہیے اور دونوں ہاتھوں پہ میرا نام بھی....." واپسی پہ ریسٹورنٹ میں کھانا کھاتے ہوئے اک نئی خواہش سامنے آئی تھی۔
"مجھے مہندی سے الجھن ہوتی ہے..... الرجی ہے مجھے۔" اس نے بے ساختہ انکار کرنا چاہا۔
"آج نہیں ہو گی..... کیونکہ آج کی مہندی میرے نام سے ہو گی..... میرے نام کی ہو گی..... اور صرف میری ہو گی۔" اس نے بڑے مطمئن اور پریقین لہجے میں کہا تھا۔
"مگر....." ماورا نے پھر بولنا چاہا تھا۔
"اگر مگر کل کے لیے اٹھا رکھو..... آج میری خواہشوں کا سلسلہ چلنے دو..... بڑی مشکل سے تکمیل تک پہنچی ہیں۔" تیمور کا لہجہ گمبھیر ہو رہا تھا۔ ماورا نے نظریں جھکا کر پانی کا گلاس اٹھا کر ہونٹوں سے لگا لیا..... تب ہی ماورا کا

موبائل بج اٹھا۔۔۔ کال گھر سے تھی۔
"السلام علیکم۔۔۔!" ماورا نے جلدی سے کال اٹینڈ کی۔
"وعلیکم السلام بچہ۔۔۔ گھر کب آنا ہے؟" دوسری طرف بی گل تھیں۔
"بس بی گل۔۔۔ گھر ہی آ رہی ہوں۔۔۔ آپ پریشان نہ ہوں۔" ماورا نے تسلی دی۔
"ارے میں تو پریشان نہ ہوں۔۔۔ مگر گھر میں جو ایک اور پریشانی کی پوٹلی رکھی ہے' اسے دیکھ دیکھ کر مجھے بھی عجیب عجیب ہول اٹھنے لگتے ہیں۔" بی گل کا اشارہ عافیہ بیگم کی طرف تھا۔
"ان سے کہیں' آپ کی پریشانی ویسے ہی ختم ہونے والی ہے اب ٹینشن نہ لیں۔ میں گھر آ رہی ہوں۔" اس نے کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔
"آنٹی پریشان ہو رہی ہیں۔۔۔؟" تیمور اس کی باتوں سے اندازہ لگا چکا تھا۔
"جی۔۔۔" ماورا نے آہستگی سے سرہلایا۔
"پھر کل تو زیادہ پریشان ہوں گی جب تم ہمیشہ کے لیے میرے ساتھ چلی آؤ گی؟" اس نے آئندہ کا سوچا۔
"ہاں۔۔۔! کل تو زیادہ ہی پریشان ہوں گی۔" اس نے تیمور کی بات سے اتفاق کیا تھا۔
"اور تم۔۔۔؟" تیمور نے جلدی سے سوال داغا۔
"مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔ اب چلنا چاہیے۔" ماورا کہتی ہوئی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور تیمور مسکرا دیا تھا۔

☼ ☼ ☼

شام ہوتے ہی فارہ بھی آ گئی تھی اور اس کے ساتھ بیوٹیشن بھی۔
"مہندی سے پہلے یہ سوٹ پہن لو۔۔۔" وہ ڈرائنگ روم میں بیٹھی ہوئی تھیں جب بی گل پیلا جوڑا لے آئی تھیں۔۔۔ اور ماورا گرین اور یلو شیڈز کا سوٹ دیکھ کر حیران رہ گئی تھی کہ یہ سوٹ کہاں سے آیا؟
"یہ سوٹ۔۔۔؟" اس کا سوال ادھورا تھا۔
"تمہاری ماں نے خریدا ہے۔ تمہارے پہلے شگن پہلی رسم کے لیے۔" بی گل کے جواب پہ ماورا نے یکدم سر اٹھا کر عافیہ بیگم کی طرف دیکھا تھا جو فارہ سے بات کرنے میں مصروف تھیں لیکن پھر بھی دھیان بی گل اور ماورا کی طرف ہی تھا اسی لیے بڑے غیر محسوس انداز سے نظروں کا اور چہرے کا زاویہ بدل لیا تھا۔
مگر ماورا کی تڑپتی ہوئی نظریں اب بھی ان کے چہرے کے گرد طواف کر رہی تھیں۔۔۔ جس سے جھلکتی ممتا کو ہمیشہ ہی انہوں نے چھپانے کی کوشش کی تھی۔ صرف ماورا کی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے۔۔۔
لیکن پھر بھی آج وہی سب ہونے جا رہا تھا جس سے وہ ہمیشہ ڈرتی ہی رہی تھیں۔۔۔
"ماورا بچہ۔۔۔!" بی گل نے اس کی محویت کو توڑا۔
"جج۔۔۔ جی؟" وہ چونکی۔
"سوٹ۔۔۔!" انہوں نے ہاتھ میں پکڑی چیزوں کی طرف اشارہ کیا۔
"جی۔۔۔! لائیے۔" اس نے دونوں ہاتھ بڑھا کر پیلا سوٹ اور اس کے ساتھ دیگر لوازمات تھام لیے تھے۔

☼ ☼ ☼

"ماشاء اللہ۔۔۔ ماشاء اللہ آج سے پہلے تم کبھی اتنی خوب صورت نہیں لگیں۔" فارہ اسے مایوں کے سوٹ میں تیار دیکھ کر بے اختیار اظہار کیے بنا نہ رہ سکی۔۔۔ ستائش اس کی نظروں سے صاف جھلک رہی تھی۔

"امی کہاں ہیں۔۔۔؟" اس نے عافیہ بیگم کا پوچھا۔
"شاید کچن میں ہیں۔" قارہ نے باہر کی طرف دیکھا۔
"میں آتی ہوں۔۔۔" ماورا کہہ کر دوپٹہ سنبھالتی ہوئی باہر نکل آئی تھی لیکن راستے میں ہی بی گل سے ٹکراؤ ہو گیا۔
"ماشاءاللہ۔۔۔ماں صدقے جائے۔۔۔ میرا بچہ' میری جان۔۔۔ چاند کا ٹکڑا لگ رہی ہو۔۔۔"
بی گل نے بھی بے ساختہ ہی تعریفی کلمات ادا کیے۔ اور یہ ایک بے اختیاری عمل تھا۔۔۔
"کیا سچ میں پیاری لگ رہی ہوں۔۔۔؟" ماورا نے اپنے آپ کو دیکھتے ہوئے بی گل سے استفسار کیا۔
"پگلی۔۔۔ تو کیا میں ایسے ہی واری صدقے ہو رہی ہوں؟" انہوں نے خفگی سے کہا۔

"اچھا۔۔۔ تو پھر مجھے ایک بار تصدیق کروا لینے دیں کہ کیا میں واقعی پیاری لگ رہی ہوں۔۔۔؟" ماورا کہہ کر کچن کی سمت بڑھ گئی اور بی گل مسکرائیں۔
عافیہ بیگم دروازے کی جانب پشت کیے کوکنگ رینج کے سامنے کھڑی پتا نہیں کیا کر رہی تھیں جب ماورا کی آواز پہ ان کے ہاتھوں کی حرکت رک گئی۔
"امی۔۔۔!" ماورا نے بڑی محبت اور بڑی چاہ کے ساتھ ان کو پکارا۔ عافیہ بیگم کا دل مٹھی میں آگیا۔
"امی۔۔۔! ادھر دیکھیں ناں میری طرف۔" اس نے انہیں اپنی طرف پلٹنے پہ مجبور کیا۔۔۔
"آتی ہوں۔۔۔ تم جاؤ۔" ان کی آواز لرز رہی تھی۔
"کل چلی جاؤں گی۔۔۔ ابھی تو اپنے پاس رہنے دیں۔۔۔" ماورا کا لہجہ بھی بوجھل ہونے لگا تھا۔ وہ قدم بہ قدم چلتی ہوئی ان کے قریب آگئی۔
"امی۔۔۔ ادھر دیکھیں ناں میری طرف۔۔۔ کتنی پیاری لگ رہی ہوں میں؟" ماورا نے ان کے ہاتھ پکڑ کر ان کا رخ اپنی سمت موڑا تھا۔۔۔ وہ رو رہی تھیں۔ ان کا چہرہ بھیگا ہوا تھا۔
"امی۔۔۔! آئی لو یو۔۔۔ آئی لو یو سو مچ۔۔۔!" ماورا بے اختیار ان سے لپٹ گئی تھی اور اس کے اپنے آنسو بھی پھوٹ نکلے تھے۔۔۔ کیونکہ عافیہ بیگم نے اسے اپنی بانہوں میں بڑی شدت سے بھینچ لیا تھا۔ یوں جیسے کوئی ماورا کو ان سے چھین رہا ہو۔
"امی۔۔۔! مجھے تیمور حیدر سے نفرت ہو یا محبت' میں پھر بھی آپ کی ہوں اور آپ کی ہی رہوں گی۔ کوئی مجھے آپ سے چھین نہیں سکتا۔۔۔ تیمور حیدر بھی نہیں۔" ماورا انہیں یقین دلا رہی تھی۔
"میں جانتی ہوں۔۔۔ مگر میں یہ نہیں چاہتی کہ تم تیمور حیدر سے بے وفائی کرو۔۔۔ وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔ بہت زیادہ۔۔۔ وہ شیطان کے گھر میں فرشتے کی مانند پیدا ہوا ہے۔۔۔ تم اسے فرشتہ ہی رہنے دو۔۔۔ اور اپنا فیصلہ اللہ پہ چھوڑ دو۔"
عافیہ بیگم نے بالآخر ایک ماں ہونے کا ثبوت دیا تھا اور اسے آنسوؤں کے دوران ہر طرح سے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔
"لیکن امی!" اس نے کچھ کہنا چاہا۔
"لیکن ویکن کچھ نہیں۔۔۔ وہ تیرا ہے۔۔۔ تیرا ہی رہے گا۔۔۔ بس اس کی قدر کر۔۔۔ اسے سنبھال کے رکھ۔۔۔ وہ رضا حیدر کے بارے میں جان گیا تو خود بخود پیچھے ہٹ جائے گا۔۔۔ پھر صرف تیرا بن کے رہے گا۔ دیکھ لینا ایک دن۔"

عافیہ بیگم اسے سمجھا رہی تھیں۔
اپنی زندگی کی شروعات اچھے طریقے سے کرو۔ بالکل ایسے جیسے ہر لڑکی کرتی ہے... خوشیوں اور خواہشوں کے ساتھ۔" انہوں نے روتے ہوئے اس کا چہرہ تھاما اور اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا تھا۔
"بہت پیاری لگ رہی ہو... اللہ نظر بد سے بچائے... آؤ ڈرائنگ روم میں بیٹھو... فارہ تمہیں تیل اور مہندی لگاتی ہے۔" عافیہ بیگم اسے پیار کرتے ہوئے اپنے ساتھ لپٹائے ڈرائنگ روم میں لے آئی تھیں۔
ماورا ابھی صوفے پہ بیٹھی ہی تھی کہ ڈور بیل بجنے لگی تھی۔
"میں دیکھتی ہوں۔" عافیہ بیگم کہہ کر دروازے کی طرف آگئیں اور دروازہ کھول دیا... سامنے کوئی لڑکا کھڑا تھا وہ اسے نہیں پہچانتی تھیں۔
"السلام علیکم آنٹی...!" اس نے ادب سے سلام کیا۔
"وعلیکم السلام...! جی کہیے؟" عافیہ بیگم نے اسے سرتاپا دیکھا بلکہ نوٹ کیا تھا۔
"مس ماورا مرتضیٰ سے ملنا تھا... کیا ملاقات ہو سکتی ہے؟" وہ اجازت طلب کر رہا تھا۔
"آپ کا تعارف...؟" عافیہ بیگم کے سوال پہ وہ بے ساختہ مسکرا اٹھا
"اوہ... میرا تعارف...؟ یہ بھی ایک اہم مرحلہ ہے... طے کرنا ہی پڑے گا۔ تو ٹھیک ہے کہ ابھی کر لیتے ہیں۔ گھما پھرا کر تعارف کرواؤں تو ابھی مایوں کی رسم سے لے کر نکاح کی رسم تک تو ٹائم لگ ہی جائے گا اور اگر شارٹ کٹ استعمال کروں تو پھر مختصراً" الفاظ یہی ہیں کہ میں مس ماورا مرتضیٰ کو اپنی بہن سمجھتا ہوں... اب وہ مجھے بھائی سمجھتی ہیں یا نہیں' یہ ان ہی سے چل کر پوچھنا پڑے گا۔"
اس نے ایک ہی جواب میں عافیہ بیگم کو گھما کے رکھ دیا تھا اور وہ نہ چاہتے ہوئے بھی سامنے سے ہٹ گئی تھیں۔

"تھینک یو...!" وہ اندر داخل ہوتے ہوئے سرخم کر کے بولا تھا۔ اور پھر ان کی ہمراہی میں سیدھا ڈرائنگ روم تک آیا تھا۔
"ماورا! کوئی تم سے ملنے آیا ہے۔" عافیہ بیگم نے داخلی دروازے میں رکتے ہوئے ذرا اونچی آواز میں اسے متوجہ کیا کیونکہ فارہ' بی گل اور ان کے ساتھ بیوٹیشن بھی اس وقت ڈرائنگ روم میں تھیں۔
ماورا نے چونک کر دیکھا۔ سامنے ولید کھڑا تھا۔
"میں نے سوچا... بہن کی اس رسم میں کوئی اور بے شک نہ ہو لیکن ایک بھائی کا ہونا بہت ضروری ہے۔"
ولید نے بڑے بھرپور اور استحقاق آمیز طریقے سے خود کو اس کے بھائی کے رشتے میں پیش کیا تھا اور ماورا کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔ وہ صوفے سے اٹھ کر اس کے قریب آگئی۔
"تھینک یو... تھینک یو سو مچ... آپ کو میرا اتنا احساس تو ہے کہ میرے پاس اس رشتے کی کمی ہے اور اس کمی کو آپ نے دور کر دیا۔" ماورا کی آنکھیں اور لہجہ بار بار بھرا رہے تھے۔
"ارے پلیز... ماحول کو زیادہ ایموشنل کرنے کی ضرورت نہیں ہے... بس آپ لوگ رسم کریں میں ذرا بی گل سے گپ شپ کر لوں..."
ولید نے بات کو ہلکے پھلکے ٹریک سے آگے نہیں بڑھنے دیا تھا... کیونکہ اسے پتا تھا بی گل اور عافیہ بیگم بھی اداس ہو جائیں گی۔
"ماورا...! آفاق بھی آنا چاہ رہے ہیں۔" آفاق کا میسج ملتے ہی فارہ نے ماورا سے رجوع کیا تھا۔
"وائے ناٹ... اس میں اجازت کی کیا ضرورت ہے بھلا...؟" ماورا کے بجائے یہ جواب ولید کی طرف سے آیا

تھا۔ سب نے بیک وقت ولید کی سمت ہی دیکھا تھا۔
"کیوں..... ؟ کیا ہوا..... ؟ یہی تو کہنا تھا ناں..... میں نے کچھ غلط تو نہیں کہا..... ؟" ولید نے شرارت دباتے ہوئے بڑی معصومیت سے استفسار کیا تھا جس پہ ماورا بے ساختہ ہنس پڑی اور اس کی ہنسی پہ بی گل اور عافیہ بیگم کی آنکھیں روشن ہو گئیں..... وہ مایوں کے سوٹ میں ملبوس لائٹ سے میک اپ کے ساتھ، نیچے دل سے کھل کر ہنستی ہوئی، حقیقتاً" بہت پیاری لگ رہی تھی۔
"اگر اس روپ میں وہ بھی دیکھ لیتا تو کیا ہی اچھا ہوتا..... ؟" ولید نے دبے لفظوں میں سرگوشی کی تو ماورا ہنستے ہنستے تھم گئی۔
"بھائی بن کے آئے ہیں تو بھائی بن کے رہیں ناں..... کسی کا دوست بننے کی کوشش مت کریں۔" وہ ذرا خفگی سے بولی۔
"کسی کا دوست تھا تو کسی کا بھائی بنا ہوں نا؟ وجہ تو وہی ہے نا؟ بیچ میں تو وہی ہے ناں..... ؟ اور یہ سب کچھ بھی اسی کی وجہ سے ہے۔" ولید نے اس کے رنگ روپ اور سب کے ہنستے مسکراتے چہروں کی سمت اشارہ کیا۔
"وہ جو بھی ہے..... جیسا بھی ہے..... آپ کا ہے..... آپ سے محبت کرتا ہے اور اس وجہ سے آپ میری نظر میں بے حد خوش قسمت ہیں..... کیونکہ تیمور حیدر آپ کا شریک سفر بن رہا ہے۔" ولید نے پہلی بار یوں سنجیدگی سے کچھ کہا تھا، وہ بھی تیمور حیدر کے حوالے سے!
"میں خوش قسمت ہوں اور وہ..... ؟" ماورا نے ذرا ہلکے پھلکے لہجے میں کہا۔
"وہ لکی ہے..... " ولید نے بھی برجستہ جواب دیا تھا اور ان کی اسی نوک جھونک میں آفاق بھی آگیا تھا اور ماورا کی چھوٹی سی مایوں کی رسم بھی ادا ہو گئی تھی۔
رات گئے وہ سب واپس گئے تھے..... ماورا نہ چاہتے ہوئے بھی خوش تھی اور اس بات پہ اسے اندر ہی اندر حیرت ہو رہی تھی..... سب کے جانے کے بعد وہ آئینے کے سامنے آکھڑی ہوئی۔
"اگر اس روپ میں وہ بھی دیکھ لیتا تو کیا ہی اچھا ہوتا..... ؟" اسے ولید کی بات یاد آئی..... اتنے میں باہر ڈور بیل بجی اور نجانے کیوں ماورا کا دل دھڑک اٹھا۔
بی گل اور عافیہ بیگم سونے کی تیاری کر رہی تھیں۔ اس لیے وہ خود ہی باہر نکل آئی تھی اور آگے بڑھ کے دروازہ کھول دیا تھا.....
اور توقع کے عین مطابق سامنے تیمور حیدر کھڑا تھا۔ دونوں کی نظروں کا تصادم ایک دوسرے کے لیے جسم میں سنسنی دوڑنے سے کم نہیں تھا..... وہ پہلی بار ماورا کو ایسے سجے سنورے حلیے میں دیکھ کر مبہوت رہ گیا تھا.....
اور ماورا تھوڑی دیر پہلے والے اپنے خیال کو مجسم اپنے سامنے دیکھ کر اپنی جگہ پہ جم سی گئی تھی۔
"ماورا..... باہر کون ہے بیٹا..... ؟" عافیہ بیگم دروازہ کھلنے کی آواز سن کر باہر نکل آئی تھیں..... اور ان کی آواز پہ وہ دونوں ہی چونک گئے تھے۔
"امی..... ! وہ..... " ماورا واپس پلٹی۔ اتنے میں وہ بھی قریب آگئی تھیں۔
"السلام علیکم آنٹی..... آئم سوری ہمیں نے آپ لوگوں کو ڈسٹرب کیا..... لیکن ان فیکٹ مجھے کچھ پیپرز پہ ماورا کے سائن چاہیے تھے..... صبح تک یہ پیپر ریڈی کرنے ہیں۔" تیمور نے ہاتھ میں پکڑی فائل کی طرف اشارہ کیا۔ اندر آجاؤ..... ! عافیہ بیگم نے اسے راستہ دیا۔ ماورا پہلے ہی وہاں سے ہٹ چکی تھی۔
وہ اندر آگیا تھا۔
"تم بیٹھو..... میں ماورا کو لاتی ہوں۔" انہوں نے صوفے کی طرف اشارہ کیا۔ اور خود ماورا کے بیڈ روم میں

آئیں۔
"وہ کچھ پیپر سائن کروانے کے لیے آیا ہے.... ڈرائنگ روم میں انتظار کر رہا ہے۔" عافیہ بیگم کی اطلاع پہ ماورا کی ہتھیلیوں میں ایک دم ہی پسینہ اتر آیا تھا۔
"آؤ میرے ساتھ....!" انہوں نے اسے چلنے کو کہا۔
"مگر امی سائن، کیسے....؟ میرے ہاتھوں میں تو مہندی۔" اس نے عذر پیش کرنا چاہا۔
"مہندی خشک ہو چکی ہے۔ آجاؤ پانچ منٹ کا تو کام ہے بس۔" وہ اسے ساتھ لے کر ہی نکلی تھیں۔
"السلام علیکم....!" ماورا کا لہجہ بے حد دھیما تھا۔ تیمور اسے دیکھ کر اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تھا۔
"وعلیکم السلام۔"
"تم سائن کرو.... میں چائے بناتی ہوں۔" عافیہ بیگم واپس پلٹیں۔
"ارے نہیں آنٹی اس تکلف کی ضرورت نہیں ہے.... میں بس جا رہا ہوں۔" تیمور نے فوراً" روکا تھا۔
"لیکن...."
"لیکن کو چھوڑیں.... آپ بس بیٹھیں یہاں۔" تیمور نے ان کو منع کیا تھا اور خود پیپرز لے کر ماورا کے برابر صوفے پہ آبیٹھا تھا لیکن اس کے برابر چند انچ کے فاصلے پہ بیٹھتے ہوئے بھی اس کا برا حال ہو گیا تھا۔ ماورا کے وجود سے اٹھتی تیل، ابٹن اور مہندی کی خوشبو اس کے حواسوں پہ چھا رہی تھی.... اور وہ اپنے دل کو "اے دل! جسٹ شٹ اپ" کہہ کر پیپرز کی طرف متوجہ ہوا تھا۔
"یہاں سائن کرنے ہیں.... اس نے ماورا کو پین تھما کر پیپرز سامنے رکھے اور جیسے ہی ماورا سائن کرنے کے لیے جھکی، تیمور کی نظریں اس کے ہاتھوں اور کلائیوں کو چھو گئیں جہاں مہندی بڑے دلکش نقش و نگار کی چھب دکھلا رہی تھی۔
"یہاں بھی...." اس نے دوسرے پیپر کی نشاندہی کی۔
"ایک اور.... یہاں۔" وہ اس سے سائن کرواتا جا رہا تھا اور ماورا چپ چاپ سائن کرتی جا رہی تھی....
"تھینک یو" اس کے سائن کرتے ہی وہ پیپرز سمیٹ کر اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تھا۔
"بیٹھو ناں بیٹا.... چائے تو...."
"نو تھینکس آنٹی.... پھر کبھی ان شاء اللہ۔ ابھی اجازت دیجیے۔" وہ شرافت سے کہہ کر وہاں سے نکل گیا تھا اور ماورا بیڈ روم میں آکر اپنا دل تھام کے رہ گئی تھی۔
"تم اس حلیے میں.... اس روپ میں بہت اچھی لگ رہی تھیں.... اور مہندی تو سب سے زیادہ اچھی لگ رہی تھی.... میں زیادہ دیر رکتا تو یقیناً" ہوش گم کر بیٹھتا.... اس لیے جلدی چلا آیا.... اب تمہاری مہندی کو اور تمہارے حسن کو کل ہی خراج پیش کروں گا.... ابھی گڈ نائٹ.... صبح کے لیے کوئی اچھا سا خواب ہی دیکھ لو.... میں حقیقت میں تیاری کرتا ہوں، صبح کے لیے.... بائے۔"
ماورا بیڈ پہ لیٹی ہی تھی کہ تیمور کا لمبا چوڑا سا میسج موصول ہوا تھا، جس کو پڑھنے کے بعد اس نے پلکیں موند لی تھیں.... اور پلکوں کے اس پار اسے تیمور کا ہی چہرہ نظر آیا تھا....

✲ ✲ ✲

"ایک کنوارہ.... پھر گیا مارا...."
نکاح نامے پہ سائن ہوتے ہی ولید نے یکدم ایک نعرہ بلند کیا تھا اور تیمور کے ساتھ ساتھ باقی سب کے چہروں پہ

بھی مسکراہٹ دوڑ گئی تھی۔
"تم باقی باتوں کو چھوڑو.... یہ خبر لو کہ ابھی تک کھانا کیوں نہیں پہنچا؟ آٹھ بجے کا آرڈر تھا۔" بی گل نے ولید کو یہ کام سونپا ہوا تھا۔
"آٹھ بجنے میں ابھی پانچ منٹ باقی ہیں بی گل.... پانچ منٹ انتظار کرلیں.... کھانا نہ پہنچا تو میں پہنچ جاؤں گا...."
ولید نے انہیں تسلی دی تھی۔ فارہ اور آفاق بھی اس کی نوک جھونک کو انجوائے کررہے تھے۔ تیمور اپنے وکیل صاحب' مولوی صاحب اور مینیجر وغیرہ سے گفتگو میں مصروف تھا۔ ولید کی پوری فیملی انوائٹ تھی زبیدہ خاتون' انکل اور وحید بھی موجود تھے.... تیمور کی پی اے سحرش بھی آئی ہوئی تھی اور ان سب کی موجودگی میں نکاح بخیر و خوبی انجام پا گیا تھا۔
نو بجے کے قریب سب ہی کھانے سے فارغ ہو گئے تھے۔ ماورا نے نکاح کی رسم اور اس کا انتظام کہیں اور کرنے سے منع کردیا تھا' اس لیے سب کچھ اس کے فلیٹ پہ ہی ہوا تھا۔
کافی دیر بعد فارہ اور سحرش اندر گئیں اور ماورا کو دونوں طرف سے سہارا دیے باہر ڈرائنگ روم میں لے آئی تھیں۔ دلہن بنی ماورا کو دیکھ کر وہاں موجود سب ہی افراد اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے تھے.... اور انہوں نے ماورا کو لا کر تیمور کے برابر میں بٹھا دیا تھا۔
"اس موقع پہ بھنگڑا تو بنتا ہے ناں....؟" ولید نے شرارت سے تیمور کو دیکھا۔
"ہاں بالکل بنتا ہے۔" آفاق نے اثبات میں سر ہلایا۔
"ولید....!" تیمور نے اسے گھورا۔
"تو میں کون سا تیار بیٹھا ہوں؟ شادی تیری ہو رہی ہے.... تو بھنگڑا ڈال۔" ولید نے کندھے اچکائے تھے.... اس نے اتنی جلدی پینترا بدلا تھا کہ سب بے ساختہ قہقہہ لگانے پہ مجبور ہو گئے تھے۔
اور ان سب کی اس چھوٹی سی محفل کا اختتام رات گیارہ بجے ہوا تھا۔
ماورا کی رخصتی کا وقت سر پہ پہنچا تو بی گل کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔
وہ اسے خود سے بھینچ کر ایسا روئیں کہ سب کے دل بھر آئے تھے۔
اور یونہی عافیہ بیگم اور بی گل کے آنسوؤں کی چھاؤں میں رخصت ہو کر وہ تیمور حیدر کے ساتھ اس کی گاڑی تک آئی تھی۔ تیمور نے خود ہی اس کے لیے دروازہ کھولا تھا اور وہ اندر بیٹھ گئی تھی۔ مگر اس کے بیٹھنے میں تیمور نے اس کی بھرپور ہیلپ کی تھی۔ اس کا دوپٹہ' اس کا لہنگا سنبھالا تھا۔ اور اس کے بیٹھتے ہی خود ڈرائیونگ سیٹ پہ آ گیا تھا اور گاڑی اسٹارٹ کردی تھی۔
رفتہ رفتہ باقی سب بھی وہاں سے رخصت ہو چکے تھے۔
اور ولید تو سب سے پہلے وہاں سے غائب ہوا تھا....!

(باقی آئندہ ماہ ان شاء اللہ)